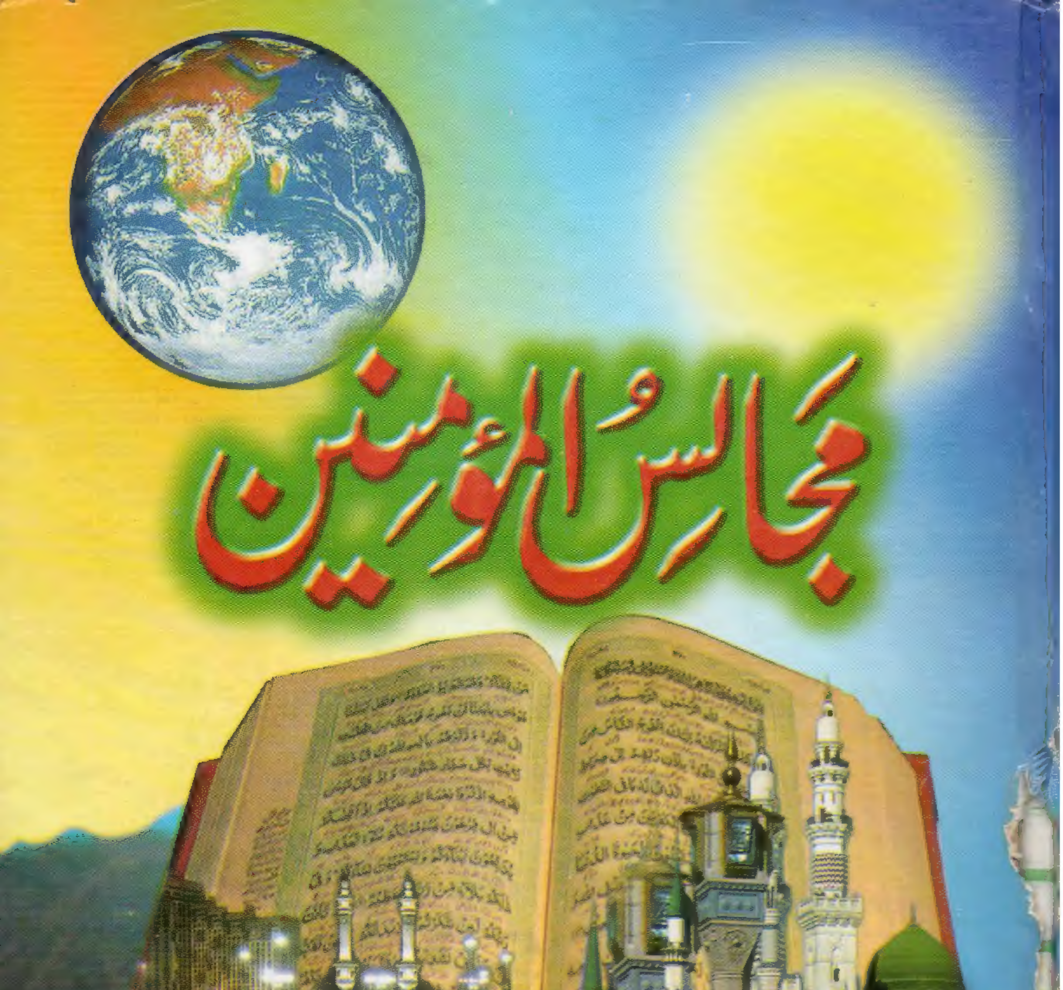
مجالسُ المؤمنین
فرمایا رسولِ خدا نے کہ :
"میرے اہلِ بیتؑ کی مثال
کشتیِ نوحؑ کی مانند ہے
جو اس میں سوار ہوا نجات
پاگیا۔ جو رہ گیا ہلاک ہوا، اور
غرق ہوگیا۔" (ارجح المطالب ؐ)
تالیف:
شہیدِ ثالث علامہ قاضی نور اللہ شوستری
اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ کامران
علیہم السلام
۱۴ چودہ معصومین

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مجالس المومنین
تالیف	:	شہید ثالث علامہ قاضی نور اللہ شوستریؒ
مترجم	:	محمد حسن جعفری
نظر ثانی	:	اکبر ابن حسن
ناشر	:	اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ، کراچی
تعداد	:	پانچ سو
طبع	:	اول
ہدیہ	:	-/300 روپے

ISBN-964-481-040-6

ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی کاغذی بازار، کھارادر، کراچی 74000
فون نمبر: 2431577

چنانچہ ارشاد ربانی ہے-

وما محمد الا رسول قدخلت من قبله الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئا وسیجزی الله الشاکرین- (آل عمران-۱۴۴)

اور محمدؐ تو صرف ایک رسول ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں- کیا اگر وہ مرجائیں یا قتل ہوجائیں تو تم الٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے تو جو بھی ایسا کرے گا وہ خدا کا کوئی نقصان نہیں کرے گا اور خدا تو عنقریب شکر گزاروں کو ان کی جزا دے گا-

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کی تشبیہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دی ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے-

انا ارسلنا الیکم رسولا شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا- (المزمل-۱۵)

بے شک ہم نے تم لوگوں کی طرف تمہارا گواہ بنا کر ایک رسول بھیجا ہے جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا-

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو مثیل موسیٰ قرار دیا اور حبیبؐ خدا نے حضرت علیؑ کو مثیل ہارونؑ قرار دیا اور ارشاد فرمایا-

اما ترضی یاعلی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی"

اے علیؑ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی درجہ حاصل ہو جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا مگر میرے بعد نبی نہیں آئے گا-

اور اب ملاحظہ فرمائیں کہ تاریخی تسلسل اور عقل و دانش امت موسیٰ کے لئے کیا فیصلہ کرتی ہے-

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا-

جب موسیٰ علیہ السلام تورات لینے کوہ طور پر تشریف لے گئے اور انہوں نے اپنے بھائی

حضرت ہارونؑ کو جانشین بنایا اور اللہ نے انہیں تیس کی بجائے چالیس راتیں ٹھہرنے کا حکم دیا تو امت موسیٰ کی اکثریت مرتد ہوگئی اور خدائے واحد کو چھوڑ کر سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کی پرستش کرنے لگ گئی-

بادشاہ سلامت! انصاف سے بتائیں جب حضرت موسیٰ کی امت ان کی زندگی میں بھٹک سکتی ہے تو رسول خدا کی امت ان کی وفات کے بعد کیوں نہیں بھٹک سکتی؟

شیخ کا یہ استدلال سن کر سلطان بہت خوش ہوا اور کہنے لگا اس سے بہتر استدلال ممکن ہی نہیں ہے-

دو میں سے غلطی پر کون ہے؟

اس کے بعد شیخ نے فرمایا-

سلطان محترم! عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے بھائیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اپنا جانشین نامزد نہیں کیا تھا اور آنحضرتؐ کی وفات کے بعد صحابہ نے مل جل کر حضرت ابوبکر کو خلیفہ نامزد کیا تھا-

اس عقیدہ و نظریہ کے تحت دو علیٰحدہ علیٰحدہ اعمال کی نسبت علیٰحدہ علیٰحدہ شخصیات کی جانب کی گئی ہے-

۱- رسول خداؐ کی سنت ہے خلیفہ نہ بنانا-

۲- صحابہ کی سنت ہے خلیفہ بنانا-

اس نظریہ کے حاملین سے ہماری یہ درخواست ہے کہ وہ خدارا ہمیں یہ بتائیں کہ رسولؐ خدا نے خلیفہ مقرر نہ کر کے صحیح کیا تھا یا غلط کیا تھا؟

اور

صحابہ نے خلیفہ مقرر کر کے صحیح کیا تھا یا غلط کیا تھا؟

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو غلط کہنا ہرگز درست نہیں ہے- لہٰذا ادب رسولؐ کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان یہ نظریہ رکھیں کہ صحابہ نے سقیفہ میں جو نامزدگی کی تھی وہ سیرت